شب قدر کے بیان پر خوبصورت کتاب

شبِ قدر کا بیان

مصنف

علامہ محمد ابراہیم صاحب

ناشر

اکبر بک سیلرز

قیمت

زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور۔ فون: 042-7352022

30/-

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

شبِ قدر کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؛ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ؛ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌمِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ، تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ؛ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ؛

بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر اس میں فرشتے اور جبرئیل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے ۔ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک ۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پارہ ۳۰ سورۂ قدر]

پیارے دینی بھائیو! شبِ قدر برکت والی رات ہے اس کو شبِ قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس رات میں سال بھر کے احکام نافذ کیے جاتے ہیں اور ملائکہ سال بھر کے وظائف اور خدمات پر مامور کئے جاتے ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی شرافت اور قدر کے باعث اس کو شب قدر کہتے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس رات میں اعمال صالحہ منقول ہوتے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں ان کی قدر کی جاتی ہے اس لئے اس کو شب قدر کہتے ہیں ۔

[خزائن العرفان]

ہزار مہینوں سے افضل

شبِ قدر بہت ہی برکت اور خیر کی رات ہے قرآن مقدس میں اس کو ہزار مہینوں سے افضل بتایا ہے ۔ ہزار مہینے کے تراسی [۸۳] سال چار ماہ ہوتے ہیں ۔ وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے جس کو اس رات کی عبادت نصیب ہو جائے ۔ جو شخص اِس ایک رات کو عبادت میں گزار

دے اس نے گویا تراسی برس چار ماہ سے زیادہ زمانہ عبادت میں گزار دیا اور اس زیادتی کا حال بھی معلوم نہیں کہ ہزار مہینے سے کتنے ماہ زیادہ افضل ہے۔ حقیقت میں اللہ جل شانہٗ کا بہت ہی بڑا انعام ہے قدر دانوں کے لئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت بڑی نعمت عطا فرمائی اس سے پہلے ایسی فضیلت والی رات کسی امت کو نہ ملی۔

سورۂ قدر کا شانِ نزول

سورۂ قدر کی شانِ نزول کے بارے میں چند روایات اور اقوال ہیں جن میں پہلی روایت ہے کہ ایک مرتبہ آقائے دوجہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت اور دوسری امتوں کی عمروں کا توازن کیا تو معلوم ہوا کہ دوسری امتوں کو اللہ عزوجل شانہٗ نے بڑی طویل عمریں دی ہیں مگر آپ کی امت کی عمریں نہایت ہی قلیل ہیں۔ شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب اقدس میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میری امت دوسری امت سے نیک اعمال میں آگے نہیں بڑھ سکے گی کیونکہ دوسروں کی عمریں طویل ہیں اور میری امت کی عمریں قلیل ہیں۔ یہ گمان کر کے آپ کے چہرہ اقدس پر رنج کے آثار نمودار ہوئے۔ اللہ عزوجل شانہ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی کی خاطر وحی نازل فرمائی کہ اے محبوب [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] اس خیال کو دل سے نکال دو۔ میں نے تمہاری امت کو شبِ قدر عطا فرمائی ہے جس میں کی گئی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بڑھ کر ہوگی۔

بنی اسرائیل کے ایک ولی کا واقعہ

ایک دن خاتم النبیین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے سامنے بنی اسرائیل کے حالات بیان فرمائے اور دورانِ وعظ و نصیحت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عبادت گزار بندے کا بھی ذکر فرمایا جس کا نام حضرت شمعون[1] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھا جو عبادت گزاری کے لئے ضرب المثل تھے۔ ہزار مہینے تک روزے رکھتے، رات بھر خدا کی عبادت اور نماز میں مشغول رہتے۔ دن کے وقت ہتھیار باندھ کر خدا کی راہ میں جہاد کرتے۔ غریب لوگوں کی حمایت کرتے۔ مشرکوں اور کافروں کی سرکوبی کرتے اور ان

[1] کسی نے اس ولی کا نام شمسون بھی کہا ہے۔ مؤلف: آسی۔

کے مال کو غرباء میں تقسیم کرتے۔ جسمانی طاقت اور روحانی قوت کا یہ حال تھا کہ لوہے کی بھاری بھاری مضبوط زنجیریں عورتوں کی چوڑیوں کی طرح ان کے ہاتھ سے ٹوٹ کر گر جاتی تھیں۔ کفار نے جب دیکھا کہ شمعون [رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ] پر کوئی حربہ کارگر نہیں ہوتا تو انہوں نے آپ کی بیوی کو ساتھ ملانے کی کوشش کی تاکہ حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنی حراست میں کسی نہ کسی طرح لیا جائے۔

چنانچہ فاسق لوگوں نے حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیوی سے جا کر کہا کہ اگر تم اپنے خاوند کو رات کے وقت سوتے ہوئے مضبوط رسیوں سے جکڑ کر باندھ دو اور پھر صبح کو ہمارے حوالے کر دو تو اس کے بدلے تمہیں بہت سا مال و دولت دیا جائے گا۔ بیوی دولت کے لالچ میں آ گئی اور اپنے بہادر اور پکے دیندار شوہر کی کچھ بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے اسے رات کو مضبوط رسیوں سے باندھ دیا۔ صبح کو جب حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیدار ہوئے تو انہوں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ کیا بات ہے مجھے کس نے باندھا ہے۔ ہوشیار بیوی نے اپنی محبت اور وفاداری کا نقلی ثبوت دیتے ہوئے جواب دیا کہ میں تو آپ کی قوت کا اندازہ کرنا چاہتی تھی کیونکہ میں آپ کی قوت کا کرشمہ اپنی آنکھ سے دیکھنا چاہتی ہوں۔ یہ سحر بیانی سن کر حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خاموش ہو گئے اور بات رفع دفع ہو گئی اور آپ نے رسیوں کو کھول دیا۔

اس واقعہ کے بعد آپ کی بیوی اس تاک میں لگی رہی کہ جب موقع ملے آپ کا کام تمام کر دیا جائے۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد دوبارہ موقع پا کر ایک رات پھر اپنے شوہر کو لوہے کی زنجیر میں جکڑ دیا مگر اللہ کے اس نیک بندے حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسم پر لوہے کی زنجیر کا کچھ اثر نہ ہوا اور بیدار ہوتے ہی ایک جھٹکے میں زنجیر کی ایک کڑی ٹوٹ کر الگ ہو گئی۔ حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ اس نے یہ کیا کیا۔ بیوی نے دوبارہ اپنی بات سے معاملہ ٹال دیا اور کہا میں صرف آپ کی طاقت آزما رہی تھی کہ کیا آپ پر لوہے کی زنجیر کا اثر ہوتا ہے یا نہیں۔ حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب میں راز ظاہر کر دیا اور کہا میں ولی ہوں اور دنیا کی کوئی چیز مجھ پر اثر نہیں کر سکتی مگر میرے سر کے بال[1] آخر کار بیوی کو جب بھید معلوم ہو گیا تو اس نے ایک رات حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ

[1] اس بزرگ کے سر پر اٹھارہ طویل گیسو تھے جو زمین تک گھسٹتے رہتے تھے۔ مؤلف: آسی۔

علیہ کو ان کے بالوں کے ساتھ باندھ دیا آخر کار آپ نے کھولنے کی بہت کوششیں کی مگر تمام کوششیں رائگاں ہو گئیں۔ لالچی بیوی نے اس حالت میں حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایک ستون سے باندھ کر آپ کی ناک کان کاٹ دی اور آنکھیں نکال دیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس ولی کی بے عزتی پر غضب الٰہی نے ان لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا اور دھوکہ دینے والی بیوی پر قہر کی بجلی گری اور وہ خاک ہو گئی۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تکالیف آپ کی بندگی اور ہزار مہینے تک جہاد فی سبیل اللہ کا حال سن کر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم تو کسی بھی طرح حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عبادت و ریاضت کا ثواب اور اجر حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ ہماری عمریں تو اتنی لمبی نہیں ہیں۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی حسرت انگیز آرزو پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے شب قدر جیسی بابرکت رات عطا فرمائی کہ اس رات کی عبادت حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کا نزول

پیارے دینی بھائیو! شب قدر میں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے حضرت علامہ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ ملائکہ نے جب ابتداء میں تجھے دیکھا تھا تو تجھ سے نفرت ظاہر کی تھی اور بارگاہِ عالی میں عرض کیا تھا کہ انسان کو پیدا فرماتا ہے جو دنیا میں فساد کریں گے اور خون بہائیں گے اس کے بعد والدین نے جب تجھے پہلے دیکھا تھا جب کہ تو منی کا قطرہ تھا تو تجھ سے نفرت کی تھی حتیٰ کہ کپڑوں کو اگر لگ جاتا تو کپڑے کو دھونے کی نوبت آتی لیکن جب اللہ عزوجل شانہ نے اس قطرہ کو بہتر صورت عطا فرمائی تو والدین بھی شفقت و پیار کرنے لگے اور آج جب کہ توفیق الٰہی سے شب قدر میں عبادت الٰہی میں مشغول ہے تو ملائکہ بھی رحمتوں کے ساتھ اترتے ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی شب قدر میں اترتے ہیں جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ اترتے

ہیں اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

[بیہقی]

عبادت کے لئے کھڑا ہو

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مالکِ کون ومکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا ہو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

[ریاض الصالحین]

پیارے دینی بھائیو! حدیث پاک میں کھڑا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھے اور اسی حکم میں دوسری عبادات اور ذکر و وظائف بھی شامل ہیں اور ثواب کی نیت کا مطلب یہ ہے کہ ریا کاری اور دکھاوا نہ ہو ورنہ ثواب کے بجائے گناہ ہوگا بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے عبادت کرے۔ عبادت کا یہی مقصد ہے۔

ساری چیز سے محروم

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو شہنشاہِ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا ساری بھلائی سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقتاً محروم ہی ہے۔

[ابن ماجہ]

پیارے دینی بھائیو! اس شخص کی محرومی میں کیا شک جس نے ایسی فضیلت والی رات غفلت میں گزار دی کہ ایک رات کی عبادت سے تراسی سال چار ماہ سے زیادہ کا ثواب ملے۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بے شک سچ فرمایا کہ وہ شخص گویا ساری بھلائی سے محروم رہ گیا۔

آخری عشرہ کی طاق راتیں

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

شب قدر کے متعلق دریافت کیا تو آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے آخیر عشرہ کی طاق راتوں میں ہے۔ [۲۱/ ۲۳/ ۲۵/ ۲۷/ ۲۹] رمضان المبارک کی آخری رات میں جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے عبادت کرے۔ اس کے سب پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ شب قدر کی علامت یہ ہے کہ وہ رات کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے۔ صاف شفاف نہ زیادہ گرمی نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل گویا اس میں چاند کھلا ہوا ہے، اس رات صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے، نیز اس کی علامتوں میں یہ بھی ہے کہ اس کے بعد صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے بالکل ہموار ٹکیہ کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ چودہویں رات کا چاند اللہ عزوجل شانہٗ نے اس دن کے آفتاب کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا۔

[درمنثور]

شب قدر کا خاص وظیفہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتایئے تو سہی اگر مجھ کو معلوم ہو جائے کہ فلاں رات شب قدر ہے تو میں اس رات کیا دعا مانگوں؟ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ دعاء مانگو!

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔

الٰہی تو گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے درگزر کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے پس تو مجھے معاف کر دے۔

[ریاض الصالحین]

چار عابد

ابن ابی حاتم میں ہے کہ فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے چار عابد پیغمبروں کا ذکر کیا جنھوں نے اَسی [۸۰] سال تک اللہ عزوجل شانہٗ کی عبادت کی تھی۔ آنکھ جھپکنے کے برابر بھی خدائے تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی تھی وہ پیغمبر حضرت ایوب علیہ السلام حضرت زکریا علیہ السلام حضرت حزقیل علیہ السلام اور حضرت یوشع علیہ السلام تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ

عنہم اجمعین کو یہ سن کر حیرت و تعجب ہوا کہ اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمانے لگے۔ اے محمد [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] آپ کی امت نے اس جماعت کی عبادت پر تعجب کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی افضل چیز آپ پر نازل فرمائی اور فرمایا کہ یہ افضل ہے اس سے جس پر آپ اور آپ کی امت نے تعجب ظاہر کیا تھا تو آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بے حد خوش ہوئے۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس رات [شب قدر] کا نیک عمل اس کا روزہ اس کی نماز ایک ہزار ایسے مہینوں کے روزوں اور نمازوں سے افضل ہے جس میں شب قدر نہ ہو۔

قرآن پاک کا نزول

شب قدر کی عظمت اور بزرگی کی سب سے بڑی وجہ نزول قرآن ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔

بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۳۰ سورہ قدر]

قرآن مجید جسے ہم کلام اللہ کہتے ہیں آسمانی کتابوں کے سلسلے میں آخری اور مکمل کتاب ہے اور اب یہی کتاب روئے زمین کے انسانوں کے لئے شمع ہدایت ہے اس لئے قرآن پاک کو دنیا کی تمام کتابوں کے مقابلہ میں لاریب ہونے کی برتری حاصل ہے۔ قرآن مقدس جس ذاتِ اقدس کا کلام ہے وہ ساری کائنات میں عظیم تر ہے پھر جس پیغمبر اعظم [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] پر اس کا نزول ہوا وہ بھی عظیم ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا ایسا محبوب ہے جس کا کوئی ثانی نہیں ہے بلکہ اسی کے طفیل یہ دنیا قائم ہے وہ شہر بھی دنیا کے تمام شہروں سے افضل ہے، پھر کیوں نہ اس رات کو بھی عظمت حاصل ہو جس رات میں قرآن مقدس کا نزول شروع ہوا چنانچہ اس رات کو وہ فضیلت حاصل ہوئی کہ اللہ عزوجل شانہٗ نے اسے قرآن مجید میں لیلۃ القدر [شب قدر] کا نام دیا ہے۔

قرآن پاک کے نزول کا آغاز جب غارِ حرا میں پہلی وحی سے ہوا تو اس وقت لیلۃ القدر تھی پھر رفتہ رفتہ تیئس [۲۳] سال تک موقع محل کے مطابق قرآن پاک کی آیات کا نزول ہوتا رہا آخر جب قرآن پاک کی تکمیل ہوئی اور آخری وحی آئی تو اس وقت بھی شب قدر تھی اسی طرح قرآن پاک کا شب قدر کی رات میں نازل ہونے کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے کہ جب اس کا آغاز ہوا تو بھی شب قدر تھی اور جب نزول کا اختتام ہوا تو بھی شب قدر تھی چنانچہ اسی نزول قرآن پاک کی وجہ سے اس رات کو وہ عزت وعظمت حاصل ہے جو اور کسی رات کو حاصل نہیں۔

بیت العزت

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ مقدس میں ارشاد فرماتا ہے کہ اس کو رمضان المبارک میں اتارا گیا۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ

رمضان کا وہ مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے۔

[کنزالایمان، پ ۲ ع۷]

قرآن مقدس بتمامہ رمضان المبارک کی شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف اتارا گیا اور بیت العزت میں رہا یہ اسی آسمان پر ایک مقام ہے یہاں سے وقتاً فوقتاً اقتضائے حکمت جتنا جتنا منظور الٰہی ہوا حضرت جبرئیل امین [علیہ السلام] لاتے رہے قرآن مقدس کا یہ نزول تیئس [۲۳] سال کے عرصہ میں پورا ہوا۔

[خزائن العرفان]

شب قدر کو عطا فرمانے کی وجہ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کے حضور بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ کیا گیا جس نے ہزار ماہ راہِ خدا میں اپنے کندھے پر ہتھیار اٹھائے تھے آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر اظہار تعجب فرمایا اور اپنی امت کے لئے ایسی نیکی کی تمنا فرمائی اور کہا اے رب! تو نے میری امت کو سب سے کم عمر والا بنایا اور اعمال میں سب امتوں سے کم کیا ہے۔ تب اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو شب قدر عطا فرمائی جو ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ جتنی مدت بنی اسرائیل کے اس آدمی نے راہِ خدا میں ہتھیار اٹھائے تھے آپ کو اور آپ کی امت کو اس طویل مدت کے مقابلہ میں ایک رات بخشی گئی یہ نعمت عظمیٰ [شب قدر] اس امت کے خصائص میں سے ہے۔

[مکاشفتہ القلوب]

عظیم تجلّی

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ شب قدر میں زمین پر بے شمار فرشتوں کو اترنے کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جیسا کہ حدث شریف میں وارد ہوا ہے۔ انوار چمکتے ہیں عظیم تجلّی ہوتی ہے لوگ اس میں مختلف درجات پر فائز ہوتے ہیں۔ بعض ایسے ہوتے ہیں جن پر زمین وآسمان کے ملکوت منکشف ہوتے ہیں اور جب ان پر آسمانوں کے ملکوت منکشف ہوتے ہیں تو وہ آسمانوں میں فرشتوں کو ان صورتوں میں دیکھتے ہیں جن میں وہ مشغولِ عبادت ہوتے ہیں، بعض قیام میں، بعض قعود میں، بعض رکوع میں بعض سجود میں، بعض اذکار میں، بعض شکر میں، اور بعض تسبیح وتہلیل میں مصروف ہیں۔

بعض لوگوں پر جنت کے احوال منکشف ہوتے ہیں اور وہ جنت کے محلات، گھر، حوریں، نہریں، درخت، کیاریاں اور جنت کے پھل وغیرہ دیکھتے ہیں اور عرشِ اعظم کا نظارہ کرتے ہیں۔ انبیاء، اولیاء، اور صدیقین کے مقامات کو دیکھتے ہیں بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کی آنکھوں سے حجابات اٹھ جاتے ہیں وہ رب ذوالجلال کے جمال آراء کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھ پاتے۔

[مکاشفتہ القلوب]

تمام ماہِ رمضان کے قیام سے بہتر

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ماہ رمضان کو ستائیسویں رات صبح ہونے تک عبادت میں گزاردی وہ مجھے رمضان کی تمام راتوں سے زیادہ پسند ہے۔

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی اے ابا جان [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] وہ ضعیف مرد اور عورتیں کیا کریں جو قیام پر قدرت نہیں رکھتے۔ مالکِ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ تکیہ نہیں رکھ سکتے جن کا سہارا لیں۔ اس رات کے لمحات میں سے کچھ لمحہ بیٹھ کر گزاریں اور اللہ عزوجل شانہٗ سے دعا مانگیں مگر یہ بات اپنی امت کے تمام ماہِ رمضان کو قیام میں گزرانے سے زیادہ محبوب ہے۔

[مکاشفتہ القلوب]

جنت میں داخل ہوا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے شب قدر بیدار ہوکر [یعنی عبادت میں] گزاری اور اس میں دو رکعت نماز ادا کی اور اللہ عزوجل شانہٗ سے بخشش طلب کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے بخش دیتا ہے اور اسے اپنی رحمت میں جگہ دیتا ہے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام اس پر پر پھیرتے ہیں اور جس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام پر پھیر دیں وہ جنت میں داخل ہوا۔

[مکاشفتہ القلوب]

فرشتوں کو سلام ومصافحہ کرنا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرئیل! [علیہ السلام] ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ زمین پر جاؤ۔ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام ملائکہ کی ایک جماعت لے کر ایک سبز علم [جھنڈا] کے ساتھ اترتے ہیں اور کعبہ شریف کی چھت پر نصب [لگا دینا] کردیتے ہیں اور پھر فرشتے زمین پر پھیل جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت جبرئیل علیہ السلام کے چھ سو بازو ہیں ان میں سے دو کبھی نہیں

کھلتے مگر شب قدر میں یہ دونوں بازو مغرب ومشرق سے بھی آگے بڑھ جاتے ہیں پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو کہتے ہیں کہ کھڑے بیٹھے ذکرِ الٰہی کرنے والے نماز ادا کرنے والوں کو سلام ومصافحہ کریں اور جو دعاء مانگتے ہیں اس پر آمین کہیں۔ پھر فرشتے ہر مسلمان کو جو جاگتا ہو بیٹھا ہو نماز پڑھتا ہو ذکرِ الٰہی کرتا ہو اسے سلام کرتے ہیں پھر صبح کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام پکارتے ہیں اے فرشتو! چلو وہ عرض کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے امت محمدیہ [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] کے ایماندار بندوں کی حاجات کے بارے میں کیا حکم فرمایا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں اللہ عزوجل شانہٗ نے ان پر رحمت کی سب کے گناہ بخش دیئے مگر چار قسم کے آدمیوں کے گناہ نہیں بخشے۔ [۱] ہمیشہ شراب پینے والا [۲] والدین کی نافرمانی کرنے والا [۳] رشتہ توڑنے والا [۴] ناحق قتل کرنے والا۔

[غینتہ الطالبین]

شب قدر کی تلاش

شب قدر کو رمضان شریف کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں [یعنی ۲ رمضان المبارک سے ۲۹ رمضان المبارک کی شب تک] تلاش کیا جائے ان تاریخوں میں زیادہ مشہور ستائیسویں رات ہے۔ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک کسی تاریخ کو مقرر یقین کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اکیسویں شب زیادہ قابل اعتماد ہے۔ ایک قول ہے کہ انتیسویں رات شب قدر ہے اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی یہی خیال تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیئسویں رات کو شب قدر کے قائل تھے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ پچیسویں شب ہے۔ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ وہ چوبیسویں شب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ ستائیسویں رات ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ ستائیسویں رات کی تاکید زیادہ ہے۔ مختصر یہ ہے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کون سی رات شب قدر ہے۔

[غنیتہ الطالبین]

سات ۷ کے عدد کی خصوصیت اور اس کے نکات

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالا سناد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اپنے اپنے خواب رمضان کے آخری عشرہ میں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے اس پر آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگوں کے خواب ستائیسویں رات کے متعلق متواتر [مسلسل] میں اس لئے جو شخص شب قدر کو تلاش کرے وہ ستائیسویں رات کو کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے طاق [بے جوڑ] عددوں پر تو سات سے زیادہ کسی طاق عدد کو لائق اعتماد نہیں پایا پھر جب سات کے عدد پر غور کیا تو آسمان بھی سات، زمین بھی سات، دن بھی سات، رات بھی سات، دریا بھی سات، صفا و مروہ کے درمیان سعی بھی سات، خانہ کعبہ کا طواف بھی سات، رمئی جمار بھی سات، انسان کی تخلیق بھی سات اعضاء سے ہے۔ انسان کے چہرے میں بھی سات سوراخ ہیں، قرآن مجید میں حٰم سے شروع ہونے والی سورتیں سات ہیں۔ سورہ الحمد کی آیات سات ہیں، قرآن مقدس کی قرأتیں سات ہیں، قرآن میں منزل سات ہیں۔ سجدہ بھی سات اعضاء سے ہوتا ہے۔ جہنم کے دروازے سات ہیں، جہنم کے نام سات اور اس کے درجے بھی سات ہیں۔ اصحاب کہف سات تھے، سات دن لگا تار آندھی سے قومِ عاد ہلاک ہوئی، حضرت یوسف علیہ السلام سات سال جیل خانہ میں رہے، بادشاہ [مصر] نے خواب میں جو گائیں دیکھی تھیں وہ سات تھیں، قحط کے بھی سات سال تھے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب حج سے فارغ ہو کر لوٹو تو سات روزے رکھو۔ نسبتی عورتیں بھی سات ہی حرام ہیں اور سسرالی عورتیں بھی سات ہی حرام ہیں۔ کتا اگر برتن میں منہ ڈال دے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات بار پاک کرنے کا حکم دیا جسمیں پہلی بار مٹی سے مانجھنا ہے سورہ اَلْقَدر کے آغاز سے سلام تک حروف کی تعداد ستائیس ہے [یہاں حروف سے مراد الفاظ ہے] حضرت ایوب علیہ السلام اپنی آزمائش میں سات سال مبتلا رہے۔ حضرت ام المومنین

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سات سال کی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح فرمایا۔ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے شہداء سات طرح کے ہیں [۱] راہ خدا میں مارا جانے والا [۲] طاعون سے مرنے والا [۳] سل کے مرض میں مرنے والا [۴] ڈوب کر مرنے والا [۵] جل کر مر جانے والا [۶] پیٹ کے مرض سے مرنے والا [۷] وضع حمل میں مرنے والی عورت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا طول اس زمانے کے سات گز کے برابر تھا اور آپ کے عصا کا طول بھی سات گز تھا جب یہ ثابت ہو گیا کہ اکثر چیزیں سات ہیں تو اللہ تعالیٰ "سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ" فرما کر بندوں کو آگاہ کر دیا کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے [یعنی سات کا ہندسہ ستائیس میں شامل ہے] اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شب قدر ستائیس تاریخ کو ہوتی ہے۔

[غنیتہ الطالبین]

شب قدر طاق راتوں میں ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرورِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شب قدر کو رمضان شریف کی آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں تلاش کرو۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ مالکِ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان شریف کے آخری دس راتوں میں اعتکاف فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ رمضان شریف کی آخری دس راتوں میں شب قدر کو تلاش کرو۔

[بخاری شریف]

اگر تین ۳ کو نو ۹ سے ضرب دیا جائے

محدث دہلوی حضرت عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شب قدر رمضان شریف کی ستائیسویں رات ہوتی ہے۔ اپنے بیان کی درستگی کے لئے انہوں نے دو طرح کی وضاحت فرمائی۔ اول یہ کہ لیلۃ القدر کا لفظ نو حروف پر مشتمل ہے یہ کلمہ ساری سورہ قدر میں

تین مرتبہ استعمال کیا گیا ہے اسی طرح تین کو نو سے ضرب دینے سے ستائیس ہوتا ہے جو اس بات پر دلیل ہے کہ شب قدر ستائیسویں رات کو ہوتی ہے۔ دوسری توضیح یہ پیش کرتے ہیں کہ سورہ قدر تیس الفاظ سے مزین ہے ستائیسواں کلمہ لیلۃ القدر ہے گویا خداوند عظیم کی طرف سے عقل مند اور خدا والوں کے لئے یہ اشارہ ہے کہ رمضان شریف کی ستائیسویں رات کو شب قدر ہے۔

[تفسیر عزیزی]

خدا کی رضا

شب قدر کے تعین کے سلسلے میں علامہ شعرانی فرماتے ہیں کہ شب قدر کسی خاص تاریخ کو مقرر نہیں ہے بلکہ تمام راتوں میں آتی ہیں اس کے اسرار سے فقط وہ لوگ ہی واقف ہو سکتے ہیں جو اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدا کی یاد میں گزارتے ہیں جن کو اپنا فائدہ پیارا نہیں بلکہ وہ خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنا تن من دھن اپنا وقت اپنی زندگی فلاح انسانیت کے لئے وقف کر دیتے ہیں وہ لوگ جو اللہ کے دوست ہیں وہ لوگ جن کو باطنی بصارت عنایت کی گئی ہو جس بصارت سے وہ آنے والے خطرات کو دیکھ لیتے ہیں جس بصارت سے وہ گنہ گار اور عاصیوں کی تقدیر بدل ڈالتے ہیں جس سے وہ چوروں کو بھی مقام ابدالیت عطا کر دیتے ہیں اسی بصارت سے وہ شب قدر کا آغاز معلوم کر لیتے ہیں۔

[کشف الغمہ ج ۱]

شب قدر کی پہچان

شب قدر صاف شفاف چمکدار اور کھلی ہوتی ہے اس رات میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے اور نہ زیادہ ٹھنڈک بلکہ یہ رات موسم بہار کی راتوں کی طرح ہوتی ہے اس رات میں شہاب[1] ثاقب نہیں ٹوٹتے رات کے پچھلے پہر تو بے حد کیف و سرور ہوتا ہے آسمانوں کی طرف دیکھنے سے نور زمین کی طرف آتا ہوا معلوم ہوتا ہے نیز یہ بھی علامت ہے کہ شب قدر کے بعد والی صبح کو سورج میں تیزی نہیں ہوتی اس رات رحمتِ خداوندی کا دنیا والوں پر اتنا نزول ہوتا ہے کہ بیان سے باہر ہے اور ایسی رات میں اہلِ ایمان کا دل قدرتی طور پر عبادت کرنے کو

[1] اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے۔ مؤلف: آسی۔

چاہتا ہے۔

بعض بزرگوں نے ستائیسویں رمضان کی رات میں سمندر کا پانی چکھا تو میٹھا معلوم ہوا۔ بعض بزرگوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ شب قدر میں ہر چیز سجدہ ریز ہوتی ہے یہاں تک کہ درخت بھی اس رات سجدہ کرتے ہیں اور زمین پر گر پڑتے ہیں پھر اپنی جگہ قائم ہو جاتے ہیں۔ مگر عام لوگوں کی نسبت اہل نظر کو شب قدر کا زیادہ مشاہدہ ہوتا ہے دراصل اس رات کا مزہ اور سرور الفاظ میں کیسے بیان کیا جا سکتا ہے۔ اس رات کو عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنی چاہئے کیونکہ نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا جو ثواب ہے وہ شب بیداری سے زیادہ ہے اس لئے پہلے نماز بعد میں شب بیداری عارف اور اولیاء کرام کو یہ رات رحمتِ خداوندی سے معلوم ہو جاتی ہے کیونکہ اس رات کو وہ اپنی باطنی نگاہ کے ذریعے عرش معلیٰ سے ایک قسم کے نور کا ظہور دیکھتے ہیں جو آسمانوں اور دنیا والوں پر ظاہر ہوتا ہے جو عام راتوں میں نہیں ہوتا صرف شب قدر کی رات کو نازل ہوتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے انہیں شب قدر کا علم ہو جاتا ہے اس کے علاوہ شب قدر میں زمین پر ملائکہ کا نزول ہوتا ہے اور انہیں اپنی باطنی نگاہ سے وہ نظر آتے ہیں تو اس سے بھی شب قدر کا پتہ چل جاتا ہے باقی جنہیں اللہ تعالیٰ شب قدر کے بارے میں بتانا چاہتا ہے بتا دیتا ہے۔ جن لوگوں نے شب قدر دیکھی ہے ان کا کہنا ہے کہ ایک خاص قسم کی روشنی ظاہر ہوتی ہے لیکن اس کا ظاہر ہونا صرف ان لوگوں پر واضح ہوتا ہے جن پر اللہ تبارک وتعالیٰ ظاہر کرنا چاہے ورنہ ساتھ ساتھ بیٹھے دو انسانوں میں سے ایک اس رات کو جلوہ پاتا ہے اور دوسرا جلوہ نہیں پاتا اور محروم رہ جاتا ہے۔

سردار اور سروری

کہا گیا ہے کہ سید البشر حضرت آدم علیہ السلام اور سید العرب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اہل فارس کے سردار تھے اسی طرح سید الروم حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ سید الحبش حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طرح تمام بستیوں میں سروری مکہ مکرمہ کو اور وادیوں میں سب سے برتری بیت المقدس

کو حاصل ہے۔ سید الایام جمعہ ہے کتابوں میں قرآن کریم کو سروری حاصل ہے۔ سورتوں میں سورہ بقرہ کو اور آیتوں میں آیۃ الکرسی کو سب پر بزرگی وفضیلت حاصل ہے۔ پتھروں میں حجرِ اسود کو تمام پتھروں پر بزرگی حاصل ہے اور چاہِ زم زم سب کنوؤں سے افضل ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہر عصا سے برتر تھا اور جس مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام تھے وہ تمام مچھلیوں میں افضل تھی۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی تمام اونٹنیوں میں افضل تھی اسی طرح براق ہر گھوڑے سے افضل تھا حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی تمام انگشتریوں سے افضل تھی ماہِ رمضان تمام مہینوں سے افضل وبرتر ہے۔ راتوں میں شب قدر کو تمام راتوں پر سروری اور فضیلت حاصل ہے۔

[غنیة الطالبین]

چوتھائی تلاوت قرآن کا ثواب

امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سعید بن میتب کا قول نقل کیا ہے کہ جو شخص شب قدر میں عشاء کی نماز باجماعت ادا کیا اس کو شب قدر کا ایک حصہ مل گیا۔ فخرِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جس نے عشاء اور مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اس نے شب قدر سے اپنا حصہ پالیا۔ آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے سورہ قدر کی تلاوت کی اس نے چوتھائی قرآن کی تلاوت کی۔ سورہ قدر کو رمضان المبارک کی آخری نماز عشاء میں پڑھنا مستحب ہے۔

[غنیة الطالبین]

عذاب قبر سے محفوظ

پیارے دینی بھائیو! شب قدر میں عشاء کی نماز اور تراویح پڑھنے کے بعد نوافل پڑھنا چاہئے۔

شب قدر میں چار رکعت نوافل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ تکاثر ایک دفعہ اور سورہ اخلاص تین مرتبہ پڑھے۔ اس کے دو فائدے ہوں گے۔ سکرات میں آسانی ہوگی اور عذابِ قبر سے محفوظ و مامون رہے گا۔

[نزھته المجالس]

اللہ تعالیٰ کی رحمت والدین پر

شب قدر میں دو رکعت نماز نفل ادا کرے اس ترکیب سے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص سات بار پڑھے۔

سلام پھیرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھ کر سات مرتبہ استغفر اللہ کا ورد کرے ابھی جگہ چھوڑنے بھی نہ پائے گا کہ اللہ عزوجل شانہ کی رحمت اس پر اور اس کے والدین پر جلوہ فگن ہوجائے گی۔

دعا قبول ہوگی

شب قدر میں چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ القدر ایک بار اور سورہ اخلاص [قل ھو اللہ] ستائیں بار پڑھے اور دوسری ترکیب یہ ہے کہ چار رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قدر تین بار اور سورہ اخلاص پچاس بار پڑھی جائے۔ پھر سلام کے بعد سجدہ میں جا کر یہ پڑھے۔

"سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ"۔ اس کے بعد جو دعاء مانگی جائے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور قبول ہوگی۔

شب قدر کا غیر متعیّن ہونا

پیارے دینی بھائیو! اگر کوئی کہے کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ اللہ عزوجل شانہٗ نے اپنے بندوں کو یقینی طور پر شب قدر کیوں نہیں بتایا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ لوگ اس پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں کہ ہم ایسی رات میں عبادت کر چکے ہیں جو ہزار مہینوں سے افضل ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہماری مغفرت کردی ہم کو بارگاہِ الٰہی سے بڑے بڑے مراتب حاصل ہوگئے، جنت مل چکی، یہ خیال کر کے وہ عمل سے غافل ہوجائیں گے اور مطمئن ہوکر بیٹھ جائیں گے جس کا نتیجہ بربادی ہی ہے۔ شب قدر کے تعین سے آگاہ نہ کرنے کی وجہ یہی ہے جو موت سے آگاہ نہ کرنے کی ہے تا کہ اپنی موت کا وقت جاننے والا یہ نہ کہنے لگے کہ ابھی تو میری عمر بہت بڑی ہے۔ دنیا میں تو ابھی عیش کرلوں، لذتیں خواہشیں پوری کرلوں جب زندگی کے

خاتمہ کا وقت آئے گا تو اس وقت توبہ کرلوں گا اور عبادت میں مشغول ہو جاؤں گا اور نیکو کاری کی حالت میں میرا خاتم ہوگا اس لئے اللہ عزوجل شانہٗ نے مرنے کا وقت پوشیدہ رکھا تا کہ ہمیشہ موت کی فکر لگی رہے اور نیک عمل میں مصروف رہیں۔ ہمیشہ توبہ کرتے رہیں۔ اعمال کی اصلاح میں مشغول رہیں۔ موت اس حال پر آئے کہ وہ نیکی پر قائم ہوں اس طرح دنیا میں لذتوں سے محفوظ ہوں اور آخرت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کے باعث عذاب سے بچ جائیں۔

[غنیتہ الطالبین]

انسان کی عقل

شب قدر کی فضیلت اور ثواب عام راتوں سے کئی گنا زیادہ ہے کیونکہ قرآن مقدس میں فرمایا گیا ہے "وَمَا اَدْرٰکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ"۔ انسان کی عقل کیا ادراک کرے گی کہ شب قدر کیا ہے۔ یہ الفاظ اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اس رات کا ثواب جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے دیا ہے اسے عام انسانوں کے ذہن ادراک نہیں کر سکتے لیکن اس اجر کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اگلی آیت میں واضح کر دیا ہے کہ اس ایک رات کی عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ ایک ہزار مہینے کے تراسی سال چار ماہ ہوتے ہیں اگر ایک شخص کی عمر اتنی مدت سے زیادہ ہو اور دن رات اللہ عزوجل شانہ کی عبادت میں گزارے اور اس کی اطاعت میں کسی قسم کی کمی نہ چھوڑے تو پھر بھی اس رات کی فضیلت کو نہیں پہنچ سکتا۔ عبادت سے مراد اللہ تعالیٰ کی ایسی اطاعت اور یاد ہے کہ جس میں کوتاہی نہ ہو۔ عبادت کا مقصد صرف رضائے الٰہی ہو کیونکہ اگر عبادت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کے علاوہ کوئی اور مقصد ہو تو عبادت کا مقصد ہی ختم ہو جائے گا اور ایسی عبادت کا اللہ عزوجل شانہٗ کے ہاں کوئی ثواب نہیں۔ عبادت میں ریاکاری سے بھی پرہیز کرنا چاہئے جو عبادت رضائے الٰہی کے لئے ہو حقیقت میں وہی عبادت ہے۔ شب قدر کی عبادت کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ اس رات کی عبادت کا معاوضہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح ایک ہزار مہینے کی عبادت کا ہے گویا کہ شب قدر کا نیک عمل ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جن میں شب قدر نہ ہو۔

پانچ چیزوں میں پانچ چیزیں چھپی ہیں

ایک مقولہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں کے اندر چھپا رکھا ہے۔ [۱] بندہ کی اطاعت میں اپنی رضا کو [۲] بندہ کی نافرمانیوں میں اپنے غضب کو [۳] درمیانی نماز کو دوسری نمازوں میں [۴] مخلوق میں اپنے اولیاء کو [۵] اور ماہِ رمضان المبارک میں شب قدر کو۔

[غنیتہ الطالبین]

پانچ مخصوص راتیں

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب رسولِ عربی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانچ مخصوص راتیں عطا فرمائی ہیں پہلی رات قدرت اور معجزہ والی رات ہے جس میں انگشت مبارک کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

پاس آئی قیامت اور شق ہوگیا چاند۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۷ ع ۸]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ان کے عصا کے ضرب سے سمندر شگافتہ ہوگیا لیکن رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشت مبارک کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔ یہ سب سے بڑا معجزہ تھا۔

دوسری رات دعوت اور قبولیتِ دعوت کی تھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔

اور جب کہ ہم نے تمہاری طرف کتنے جن پھیرے کان لگا کر قرآن سنتے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۶ ع ۴]

تیسری رات حکم اور فیصلہ کی رات تھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَکَةٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ فِیْهَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ

حَكِيْم۔

بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۵ ع ۱۴]

چوتھی رات قرب اور نزدیکی کی تھی یعنی معراج کی رات اللہ عزوجل شانہ ارشاد فرماتا ہے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى،

پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۵ ع ۱]

پانچویں رات تحیۃ وسلام کی رات ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا،

بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر، اس میں فرشتے اور جبرئیل اترتے ہیں۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۳۰ سورہ قدر]

اور یہ شب قدر کی رات ہے۔

[غنیۃ الطالبین]

شب قدر کی اطلاع

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس لئے باہر تشریف لائے تا کہ ہمیں شب قدر کی اطلاع فرما دیں گے مگر دو مسلمانوں میں جھگڑا ہو رہا تھا سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس لئے آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں مگر فلاں فلاں شخصوں میں جھگڑا ہو رہا تھا جس کی وجہ سے اس کی تعین اٹھالی گئی کیا بعید ہے کہ یہ اٹھا لینا اللہ کے علم میں بہتر ہو لہٰذا اب اس رات کو نویں، ساتویں اور

پانچویں رات میں تلاش کرو۔

[بخاری شریف]

شب قدر میں مومنوں کو اعزاز

روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام شب قدر میں جب آسمان سے اترتے ہیں تو کوئی مسلمان ایسا باقی نہیں رہتا جس سے انہوں نے سلام کر کے مصافحہ نہ کیا ہو اس کی علامت یہ ہے کہ اس شخص کی جلد کے رونگٹے کھڑے ہوں گے اس کا دل نرم ہوگا اور اس کی آنکھ سے آنسو بہیں گے۔ اسی طرح کی ایک روایت میں آیا ہے کہ شہنشاہ دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امت کے لئے پریشان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! [صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم] غمگین نہ ہو۔ میں جب تک تمہاری امت کو انبیاء کے مراتب و درجات عطا نہیں کروں گا ان کو دنیا سے نہیں نکالوں گا اور اس کی صورت یہ ہے کہ انبیاء علیہ السلام کے پاس چونکہ فرشتے کلام پیام وحی اور اعزاز لے کر آتے تھے۔ اسی طرح شب قدر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے سلام و رحمت کے ساتھ امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوتے ہیں۔

[غنیتہ الطالبین]

جنت میں ایک شہر

شب قدر میں بیس رکعات نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد اکیس بار سورہ اخلاص پڑھے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا گویا ابھی ابھی پیدا ہوا ہو اور ہر حرف کے عوض جو اس نے نماز میں پڑھا ہے اس کے لئے جنت میں ایک شہر بنایا جائے گا اور اس میں بے شمار حوریں ہوں گی۔

[تذکرۃ الواعظین]

ہزار محل

جو شب قدر میں چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قدر ایک بار اور سورہ اخلاص ستائیس بار پڑھے تو اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے

گا جیسا کہ ابھی پیدا ہوا ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے ہزار محل عطا فرمائے گا۔

سمندر کا پانی

حضرت سیدنا عثمان ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام نے عرض کیا اے آقا مجھے کشتی چلاتے ہوئے ایک عرصہ ہو گیا میں نے دریا کے پانی میں ایک بات دیکھی ہے جس کو میری عقل تسلیم نہیں کرتی۔ آپ نے پوچھا وہ کیا بات ہے؟ غلام نے عرض کیا ہر سال ایک ایسی رات آتی ہے جس میں سمندر کا پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس بار خیال رکھنا جیسے ہی سمندر کا پانی میٹھا ہو جائے مجھے خبر کرو۔ جب رمضان کی ستائیسویں رات آئی تو غلام نے آقا سے عرض کیا کہ آج سمندر کا پانی میٹھا ہو چکا ہے۔

[تفسیر عزیزی]

انتباہ

بعض لوگ شب قدر میں عشاء کی نماز کے لئے سات بار آذان کہتے ہیں۔ یہ بے اصل ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں۔

[انوار الحدیث]

افسوس

پیارے دینی بھائیو! آج کا ماحول ایسا بن چکا ہے کہ لوگ مخصوص راتوں بیداری کا ثبوت تو دیتے ہیں لیکن عبادت نہیں کرتے بلکہ دوستوں کے ساتھ چائے نوشی اور گفتگو طنز و مزاح میں وقت ضائع کرتے ہیں۔

اس شب بیداری کا کوئی فائدہ نہیں اس سے بہتر تو یہ ہے کہ عشاء کی نماز باجماعت پڑھ کر سو جائیں تا کہ فجر کی نماز اٹھ کر باجماعت ادا کر سکیں کہ یہ فرض ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اس رات کثرت سے نوافل نمازیں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں۔

□□